

*Secondary Sources of Al-Qur'an Studies: An Analytical
Study of Selected Books of Tafsir*

علوم القرآن کے ثانوی مصادر: منتخب کتب تفسیر کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Naveed Khan

Lecturer Govt. Postgraduate College, Haripur, KP, Pakistan

Email: naveedkhan61980@gmail.com

Muhammad Aashir Abbasi

Lecturer, Govt. Postgraduate College, Haripur, KP, Pakistan

Email: aashirhamayoun9@gmail.com

Abstract

The knowledge and teachings of the Holy Qur'an will not end until the morning of the Day of Judgment. They are in the form of wisdom and never end. This is the reason that scholars and commentators have made this great book of the Holy Qur'an the center of their research and research and have derived many sciences from it. Among these sciences, a special aspect of research is the discussions that are related to the Holy Qur'an in terms of its revelation and compilation, according to the book and interpretation and the miracle of the Qur'an, as well as the abrogation and abrogation, Makki and Madani and reasons. In terms of descent etc., in the early centuries of Islam, where other sciences and arts have been the

center of research of scholars, various books and treatises have also been written on the sciences of the Qur'an. Among which some are the ones in which only one genre of the sciences of the Qur'an is attacked and some are works containing a collection of sciences and genres.

Keywords: ullom-ul- quran, Secondary Sources, books of interpretation, abrogation and annulment, sources of revelation

موضوع کا تعارف

قرآن مجید کے علوم و معارف قیامت کی صبح تک ختم نہیں ہونگے، یہ علوم کا ایسا بحر بیکراں ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اس میں غوطہ زن ہونے والا اس کے موتیوں سے فیضیاب ہوتا ہے، اس کے موتی جو علوم و معارف، اسرار و حکم کی صورت میں ہیں کبھی ختم نہیں ہوتے، سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے: ”اس (قرآن) سے علماء سیر نہیں ہوتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے اس مزہ پرانا نہیں ہوتا اور اس کے نکات ختم نہیں ہوتے“¹

یہی وجہ ہے کہ روز اول سے ہی علماء کرام اور مفسرین نے اس عظیم الشان کتاب قرآن مجید کو اپنی تحقیق و تدقیق کا محور و مرکز بنایا ہے اور اس سے بہت سے علوم کو اخذ کیا ہے، انہی علوم میں سے ایک خاص رخ کی تحقیق وہ مباحث ہیں جو قرآن مجید کے ساتھ متعلق ہیں اس کے نزول اور جمع و ترتیب کے لحاظ سے، کتابت و تفسیر اور اعجاز قرآن کے اعتبار سے، اسی طرح نسخ و منسوخ، مکی و مدنی اور اسباب نزول وغیرہ کے لحاظ سے، اسلام کی ابتدائی صدیوں میں جہاں دیگر علوم و فنون اہل علم کی تحقیق کا مرکز رہے ہیں وہیں علوم القرآن پر بھی مختلف کتب و رسائل لکھے گئے ہیں، جن میں کچھ وہ ہیں جس میں علوم القرآن کی صرف ایک نوع سے تعرض کیا گیا ہے اور کچھ مجموعہ علوم اور انواع پر مشتمل تصانیف ہیں، زیر نظر مقالہ میں کتب تفسیر میں سے علوم القرآن کے ثانوی مصادر کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ

علوم القرآن، لغات القرآن، اعراب القرآن، کتب تفسیر، ثانوی مصادر، نسخ و منسوخ، اسباب نزول

بنیادی سوالات تحقیق

(1) منتخب کتب تفسیر میں علوم القرآن کے ثانوی مصادر کون کون سی کتب ہیں؟

(2) ان کتب کا مختصر تعارف کیا ہے؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اس موضوع پر دوران مطالعہ سابقہ کام کے حوالے سے درج ذیل کتب پر آگاہی ہو سکی ہے۔

1- مساعد بن سلیمان بن ناصر الطیار کی کتاب "علوم القرآن تاریخیہ وتصنیف اولیہ"۔

اس کتاب میں فاضل محقق نے علوم القرآن کی تاریخ و تدوین کے ساتھ ساتھ اس کی انواع کی ترتیب اور سلف کے زمانے میں مختلف انواع پر لکھی گئی کتب کا بھی اجمالاً تذکرہ کیا ہے، لیکن اس کے بنیادی یا ثانوی مصادر کی تعیین نہیں کی ہے۔

2- محمد فاروق حیدر، لیکچرار شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، کا آرٹیکل "علوم القرآن کی تاریخ و

تدوین

اس کتاب میں مصنف نے عہد رسالت و عہد صحابہ و تابعین میں علوم القرآن کی تاریخ و تدوین اور متقدمین کے زمانے اس کی مختلف انواع پر تصانیف وغیرہ کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن بنیادی و ثانوی مصادر کی تعیین و تحدید نہیں کی جاسکی۔

منہج تحقیق

زیر نظر رسالہ کا منہج بیانیہ و استقرائی ہے جس میں منتخب کتب تفسیر میں سے علوم القرآن کے ثانوی مصادر کو تتبع و استقراء کے ذریعے جمع کیا گیا ہے، مقالہ نگار نے اس میں ان کتب کو ثانوی مصادر قرار دیا ہے جو اصلاً اور بالذات تو تفسیر قرآن کریم پر لکھی گئی ہیں لیکن ضمناً ان میں علوم القرآن کی انواع سے بھی بحث ہوئی ہے۔

منتخب کتب تفسیر بحیثیت علوم القرآن کے ثانوی مصادر

علوم القرآن کے کتب تفسیر کے لحاظ سے ثانوی مصادر کا تذکرہ درج ذیل ہے:

1. جامع البیان فی تائیل القرآن (تفسیر الطبری)

1.1 طباعت و اشاعت:

اس تفسیر کے مؤلف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (م 310ھ) ہیں، احمد محمد شاکر کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ سے 1420ھ بمطابق 2000ء میں 24 جلدوں میں چھپی ہے، اسی طرح 1422ھ بمطابق 2001ء میں دار ہجر للطباعة والنشر والتوزیع والاعلان سے الدكتور عبداللہ بن عبدالرحمن التزکی کی تحقیق کے ساتھ طبع اول کے ساتھ 26 جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

1.2 تفسیر طبری کا منہج و اسلوب:

امام ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ تفسیر بالماثورہ پر ہی اکتفاء کیا جائے تاہم اس کیلئے قوی ترین اقوال اور صرفی و نحوی اسماحت میں صحیح ترین آراء کو مد نظر رکھا ہے، اگرچہ بعض دفعہ آپ علیہ الرحمہ نے لغت میں سے اشعار کو بھی استعمال کیا لیکن اس کی تحدید معانی کی وضاحت تک ہے۔

1.3 الفاظ قرآنی کی تحقیق میں لغت، صرف و نحو اور اشعار کے ساتھ وضاحت:

علامہ ابن جریر نے بے شمار مواقع پر الفاظ قرآنی کی وضاحت میں عربی ادب اور عربی لغت کو بھی استعمال کیا ہے کیونکہ اہل لسان جانتے ہیں کہ یہ قرآن کس لئے نازل ہوا ہے اسلئے وہ زیادہ تر لغت کی مدد سے اسکی تاویلات کرتے ہیں اور بعض مفردات القرآن بھی ہیں جنکی تفسیر کیلئے لغت کا سہارا لیا جاتا ہے جن کو بے شمار علماء نے بیان کیا ہے جیسا کہ بیگی بن زیادہ، محمد، علی بن حمزہ الکنانی اور النضر بن شمیم کے نام قابل ذکر ہیں،² جہاں تفسیر القرآن کیلئے تفسیر بالماثورہ کے اصول کو مد نظر رکھا ہے وہاں بعض مقامات پر لغت و ادب کی بنیاد پر معنی ترجیح کی وضاحت بھی کی ہے جیسے لفظ ند کی تحقیق میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر درج کیا:

أنهجوہ ولسنت له بند ... فشرکما لخيرکما الفداء³

"تم میرے ممدوح کی ججو کرتے ہو، حالانکہ تم اسکی مثل اور ہمسر نہیں ہو تمہارا برابر تمہارے اچھا پر

قربان ہو جائے۔"

اس طرح شعری استشہاد سے معنی کو واضح کر دیا ہے۔

ابن جریر الطبری نے اپنی تفسیر میں نحوی قواعد کی مدد سے احکام القرآن کی تاویل بھی پیش کی ہے تاکہ اعرابی حالت کو بیان کیا جائے اور اگر اعراب میں اختلاف ہو تو کوفیین اور بصریین کے اقوال سے اعراض کرتے ہیں اور اولیٰ کو ترجیح دیتے ہوئے صحیح ترین رائے کو لیتے ہیں اور پھر آیت کی صحیح قراءت اور تفسیر کرتے ہیں۔

بعض دفعہ امام طبری علیہ الرحمہ معانی مرادی کو واضح کرنے کیلئے اشعار بھی نقل کرتے ہیں اور اس میں وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت امیر معاویہؓ کی مجلس میں آیت قرآنی "وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ" 4 کے متعلق تفصیل دریافت کی گئی تو اسپر حضرت عبد اللہ ابن عباس نے شعر بیان فرمایا، اسی مسلک کی اقتداء کرتے ہوئے امام طبریؒ بھی بعض جگہ قرآن کی آیت کی تفسیر و تفصیل میں اشعار بیان فرماتے ہیں۔⁵

جس طرح امام طبری علیہ الرحمہ علوم شریعہ کے تمام شعبہ جات میں ماہر تھے اس طرح آپ نے ایک جلیل القدر کتاب "کتاب القراءت" بھی لکھی ہے اور اس میں قراءت مشہورہ کو ترجیح دی ہے، اگرچہ آپ نے قراءت شاذہ کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، لیکن ترجیح مشہور قراءت کو ہی دیتے ہیں۔⁶

1.4 تفسیر طبری بحیثیت علوم القرآن کا ثانوی مصدر:

مذکورہ بالا بحث اور تفسیر طبری کے اسلوب تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام ابن جریر طبریؒ کی تفسیر جامع البیان فی تاویل القرآن اصلاً و مستقلاً تو تفسیر پر لکھی گئی کتاب ہے لیکن اس میں علوم القرآن کی بھی کئی انواع سے بحث کی گئی ہے، مثلاً لغات القرآن، اعراب القرآن، مفردات القرآن اور قراءات القرآن وغیرہ ابحاث کو بھی ضمناً بیان کیا گیا ہے۔

2 تفسیر الماوردی (النکت والعیون)

اس تفسیر کے مؤلف ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردی (المتوفی: 450ھ) ہیں، سید ابن عبد المقصود بن عبد الرحیم کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے چھ جلدوں میں چھپی ہے۔

اس کا اصل نام "النکت والعیون" ہے لیکن یہ تفسیر ماوردی کے نام معروف ہے، مصنف نے کتاب کے شروع میں مقدمہ تحریر کیا جو چند فصلوں پر مشتمل ہے لیکن ایک آدھ فصل کے سوا کسی فصل پر بھی عنوان قائم نہیں کیا ہے، چنانچہ مصنف علیہ الرحمہ تفسیر سے قبل مقدمہ لکھنے کی وجہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقدمت لتفسيره فصولاً، تكون لعمله أصولاً، يستوضح منها ما اشبهه تأويله،
وخفي دليله، وأنا أستمذ الله حسن معونته، وأسأله الصلاة على محمد وآله
وصحابتة.⁷

مقدمہ میں علوم القرآن کی چند مشہور ابحاث میں سے اسماء القرآن، تقسیم سورِ قرآن طول، مثانی، منین اور مفصل
وغیرہ، سب سے احرف اور اعجاز القرآن انواع پر بحث کی ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو
شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

3 مقدمہ تفسیر ابن عطیہ

یہ ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الاندلسی الحاربی (المتوفی: 542ھ) کی تصنیف کردہ تفسیر
ہے، عبد السلام عبد الشانی محمد کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیہ بیروت سے 1422ھ میں پہلا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

کتاب کا اصل نام "المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز" ہے لیکن تفسیر ابن عطیہ کے نام سے مشہور ہے، کتاب کے
شروع میں مصنف نے علوم القرآن کی ابحاث مشتمل پر ایک مقدمہ تحریر کیا ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے، جس میں فضائل
قرآن، تدوین قرآن، سب سے احرف، اعجاز القرآن اور اسماء القرآن وغیرہ اور دوسری اہم مباحث کو شامل کیا ہے، اس کے علاوہ اس
کتاب پر محقق عبد السلام عبد الشانی نے بھی مقدمہ تحریر کیا ہے جو کہ تفسیر، کتب تفسیر اور مفسرین سے متعلق ہے۔

یہ کتاب دراصل قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید
ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

4 تفسیر الجازن (لباب التاویل فی معانی التنزیل)

اس تفسیر کے مصنف علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیخی ابو الحسن، المعروف بالجازن (المتوفی: 741ھ)
ہیں، محمد علی شاہین کی تحقیق سے دارالکتب العلمیہ بیروت سے چھپی ہے، پہلا ایڈیشن 1415ھ میں شائع ہوا ہے۔

یہ کتاب دراصل امام بغویؒ کی "معالم التنزیل فی تفسیر القرآن" سے ملخص ہے جس میں مصنف نے اپنی طرف سے بھی کچھ اضافے کیے ہیں، اکثر آیات صفات کی تاویل کرتے ہیں، کہیں کہیں سلف و خلف کا مذہب بغیر کسی کو ترجیح دینے بیان کرتے ہیں، کثیر تعداد میں اسرائیلیات بغیر تعاقب کے درج کی ہیں۔⁸

تفسیر کے شروع میں امام خازنؒ نے ایک مفید مقدمہ شامل کیا ہے جس میں علوم القرآن کی مباحث میں سے فضائل قرآن، تلاوت و تعلیم قرآن، جمع قرآن، ترتیب نزول قرآن اور سبب احرف وغیرہ پر کلام کیا ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف نے علوم القرآن کی چند مفید مباحث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

5 البرهان فی علوم القرآن للمحوی

یہ علی بن ابراہیم ابن سعید المحوی (۳۳۰ھ) کی ایک ضخیم تالیف ہے جو کہ تیس جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے، ان میں سے ۱۵ جلدیں غیر مرتب مخطوطے کی شکل میں موجود ہیں، یہ اصلاً قرآن کی تفسیر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے نام میں بھی اختلاف ہے بعض نے اس کا نام "البرهان فی تفسیر القرآن" قرار دیا ہے۔⁹

اس میں مصنف نے ابتدائے قرآن سے آخر تک ایک ایک آیت پر علوم قرآن کی روشنی میں بحث کی ہے نحو، لغت، اعراب، نزول، ترتیب، قراءت، معانی، تفسیر، معقول، غرض کوئی زاویہ تشہ نہیں چھوڑا، چنانچہ اس کتاب کے ایک مخطوطہ نسخہ پر کتاب کا نام یوں تحریر ہے:

"البرهان فی علوم القرآن من الغریب والإعراب والقراءات والتفسیر والناسخ والمنسوخ والأحكام وعدد الآتی والتنزیل والوقف والتمام والاشتقاق والتصریف"¹⁰

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس میں مصنف نے ایک ایک آیت پر علوم القرآن کی روشنی میں بحث کی ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

یہ کتاب علی بن محمد بن عبد الصمد الھمدانی المصری الشافعی، أبو الحسن، علم الدین السخاوی (المتوفی: 643ھ) کی ہے، مروان العطیہ اور محسن خرابہ کی تحقیق کے ساتھ دار المامون للتراث دمشق اور بیروت سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے، اشاعت اول 1418ھ بمطابق 1997ء میں ہوئی ہے، اس کے علاوہ یہ کتاب عبدالکریم زبیدی کی تحقیق سے بیروت سے 1993ء میں بھی شائع ہوئی ہے۔

یہ کتاب مستقلاً تو علم القراءت پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں قراءت کے علاوہ علوم القرآن کے دیگر مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور علوم القرآن کی مختلف اباحت پر مشتمل ہے جس میں قراءت کے علاوہ علوم القرآن کی مشہور اباحت میں نسخ و منسوخ، فضائل قرآن، جمع قرآن، تلاوت قرآن، اسماء قرآن، سبغ احرف اور وقف وابتداء وغیرہ انواع شامل ہیں۔

اس کتاب کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے خود مصنف رقم طراز ہیں:

وفي هذا الكتاب من علوم ما يشرح الآل باب، ويُفَرِّح الطلاب، ويُفِيدُهم المنى، ويُفِيدُهم الغنى، ويُرِيهم من العناء، ويُفِيدُهم ما دعت إليه الحاجة بغير الاعتناء، فهو كاسمه (جمال القراء، وکمال الإقراء)¹¹

مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شامل کیا ہے، اس لئے کہ اصلاً اور بالذات یہ کتاب علم القراءت پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں علوم القرآن کی دیگر مباحث سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔

7 المرشد الوجيز الى علوم تتعلق بالكتاب العزيز

یہ کتاب ابوالقاسم شہاب الدین عبد الرحمن بن اسماعیل بن ابراہیم المقدسی دمشقی المعروف بابی شامہ (المتوفی: 665ھ) کی ہے، طیار آلتي قولانج کی تحقیق کے ساتھ دارصادر بیروت سے 1975ء میں شائع ہوئی ہے۔

اس میں نزول قرآن اور جمع قرآن کے علاوہ قراءت سے متعلق جامع اور مفصل بحث ہے، مصنف علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں ایک مقدمہ اور چھ ابواب ترتیب دیے ہیں، مقدمہ میں موضوع کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی ہے، پہلے باب میں نزول قرآن کی کیفیت و تلاوت اور حفاظ کے سینوں میں اس کے محفوظ ہونے کا تذکرہ ہے، دوسرے باب میں جمع قرآن کے دور اول اور دور ثانی کا جائزہ لیا ہے، تیسرے باب میں سبجہ احرف پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، چوتھے باب میں قراءت سبجہ مشہورہ کا بیان ہے، پانچویں باب میں قراءت صحیحہ اور شاذہ کے ماہن فرق وغیرہ کو بیان کیا ہے، چھٹے باب میں علوم القرآن کی اہمیت و منفعت پر توجہ دلائی ہے۔

مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں اس لئے شامل کیا ہے کہ مستقلاً یہ کتاب سبجہ احرف کے معرکہ الآراء مسئلے کے حل پر لکھی گئی ہے لیکن ضمناً اس میں علوم القرآن کی دیگر مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

8 تفسیر نیسابوری (غرائب القرآن و رغائب الفرقان)

اس تفسیر کے مؤلف نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیبابوری (المتوفی: 850ھ) ہیں، شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے 1416ھ میں چھپی ہے، 1900ء میں مصر سے تفسیر طبری کے ہامش پر بھی شائع ہوئی ہے۔

یہ چھ جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر ہے، تفسیر سے قبل مصنف علیہ الرحمہ نے گیارہ مقدمات قائم کر کے تفسیر اور علوم القرآن کی ضروری مباحث کو قلمبند کیا ہے، جن میں قراءت سبجہ، سبجہ احرف، جمع قرآن، تقسیم سور طول، مثانی، مبین اور اقسام وقف وغیرہ مباحث قابل ذکر ہیں۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید مباحث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

9 مقدمہ تفسیر ابن جزئی (التسهيل لعلوم التنزيل)

یہ ابو القاسم محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ، ابن جزئی الکلبی الغرناطی (المتوفی: 741ھ) کی تفسیر قرآن مجید ہے، دکتور عبد اللہ الخالدی کی تحقیق کے ساتھ شرکت دار الار قم بن ابی الار قم بیروت سے 1416ھ میں شائع ہوئی ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے، کتاب کے شروع میں مصنف علیہ الرحمہ نے دو مفید مقدموں کا اضافہ کیا ہے جن میں علوم القرآن کی اہم مباحث کو شامل کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

وقدّمت في أوله مقدمتين: إحداهما في أبواب نافعة، وقواعد كلية جامعة والأخرى
فيما كثر دوره من اللغات الواقعة.¹²

علامہ جزئی نے پہلے مقدمہ میں بارہ ابواب قائم کیے ہیں جن علوم القرآن کی مشہور انواع میں سے نزول القرآن، مکي و مدنی سورتیں، نسخ و منسوخ، معانی القرآن، فضائل القرآن، اعجاز القرآن، قراءت سبعہ وغیرہ اباحت پر سیر حاصل کلام کیا ہے، چنانچہ مصنف خود اس تفسیر کی افادیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ولقد أودعته من كل فنّ من فنون علم القرآن: اللباب المرغوب فيه، دون القشر
المرغوب عنه، من غير إفراط ولا تفريط¹³

مقدمہ تفسیر ابن جزئی کی اسی اہمیت کے پیش نظر دکتور مساعد بن سلیمان الطیار نے اس کی شرح بھی لکھی ہے جو "شرح مقدمۃ التہلیل لعلوم التزیل لابن جزئی" کے نام سے دار ابن الجوزی سے 1431ھ میں چھپی ہے، اس میں فاضل محقق نے مقدمہ تفسیر ابن جزئی میں علوم القرآن کی اباحت سے متعلق مصنف کے قائم کردہ بارہ ابواب کی تشریح کی ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید اباحت کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

10 مقدمہ تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن)

یہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) کی تالیف ہے، احمد البردونی اور ابراہیم ططیش کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب المصریہ قاہرہ سے 1994ء میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

امام قرطبی نے اس کتاب میں پورے قرآن کی تفسیر کی ہے لیکن اس کا مرکزی خیال یا اصل مقصد فقہی طرز پر آیات الاحکام کی تفسیر ہے، اور اس کتاب میں امام قرطبی نے اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ صرف فقہی زاویہ سے آیات کی تفسیر نہیں کی بلکہ جو بھی تفسیر سے متعلق علوم ہیں اس کے مطابق آیات کی تفسیر کی ہے اور یہی خصوصیت اس کتاب کو دوسری فقہی تفسیر سے ممتاز کرتی ہے، مثلاً اسباب النزول، قراءات و لغات، وجوہ اعراب، غرابت قرآن، تخریج احادیث، اقوال فقہاء اور علماء سلف و خلف کی آراء وغیرہ کو آیات کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

کتاب کے شروع میں امام قرطبیؒ نے "المدخل" کے عنوان سے خطبہ کتاب مقدمہ کے طور پر تحریر کیا ہے جس میں علوم القرآن کے چند اہم مباحث کو قلمبند کیا ہے جن میں فضائل قرآن، اعراب قرآن، جمع قرآن، سبغہ احرف اور اعجاز القرآن وغیرہ انواع کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کے مقدمہ میں مصنف رحمہ اللہ نے علوم القرآن کی چند مفید ابحاث کو شامل کیا ہے اسی وجہ سے مقالہ نگار نے اس کتاب کو علوم القرآن کے ثانوی مصادر میں شمار کیا ہے۔

نتائج (Findings)

اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے ہیں:

1. کتب تفسیر میں سے 10 کتب تتبع سے علوم القرآن کے لئے بطور ثانوی مصادر قرار پائی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:
 - i. جامع البیان فی تاویل القرآن (تفسیر الطبری)
 - ii. تفسیر الماوردی (النکت والعیون)
 - iii. مقدمہ تفسیر ابن عطیہ
 - iv. تفسیر الخازن (لباب التاویل فی معانی التنزیل)
 - v. البرہان فی علوم القرآن للحوئی
 - vi. جمال القراء وکمال الاقراء للمسحاوی
 - vii. المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالکتاب العزیز
 - viii. تفسیر نیسا بوری (غرائب القرآن ورغائب الفرقان)
 - ix. مقدمہ تفسیر ابن جزئی (التسهیل لعلوم التنزیل)
 - x. مقدمہ تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن)
2. کتب تفسیر میں بہت سی کتب کے مقدمات میں علوم القرآن کے حوالے سے بہت مفید اور جامع ابحاث ہیں جو علوم القرآن کی اہم انواع پر مشتمل ہیں۔
3. کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے نام میں لفظ "علوم القرآن" نہیں ہے لیکن ان کے محتویات میں علوم القرآن کی اہم مباحث پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔

4. علوم القرآن کے ثانوی مصادر کی تلاش میں میرا مطمح نظر زیادہ تر کتب تفسیر رہی ہیں، اس حوالے سے دوسری فن کی کتابوں میں بھی ثانوی مصادر کو تلاش کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

- ¹ التبریزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، مشکاة المصابیح، تحقیق: محمد ناصر الدین الالبانی، المکتب الاسلامی بیروت، الطبعة الثانیة 1985، 1/659
- ² الرومی، یاقوت الحموی، معجم الادباء، دار الفکر، بیروت، 1980، 18/45
- ³ الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل القرآن، 1/347
- ⁴ الکھف، 86
- ⁵ البغدادی، خطیب، الجامع البیان لاخلاق الراوی و آداب السامع، مکتبة المعارف، الرياض، 1983، 2/198
- ⁶ الجزری، محمد بن محمد، النشر فی القراءات العشر، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1/32
- ⁷ الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد البغدادی، تفسیر الماوردی، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1/21
- ⁸ عتر، نور الدین، الدكتور، علوم القرآن الکریم، مطبعة الصباح دمشق، 1993، ص 83
- ⁹ ابراهیم عنانی عطیة عنانی، البرهان فی علوم القرآن للامام الحنفی - سورة يوسف دراسة وتحقیقا، رسالة مقدمة لنیل درجة الدكتوراه فی التفسیر وعلوم القرآن، تحت اشراف: السید سید احمد نجم، الجامعة: جامعة المدينة العالمية - كلية العلوم الاسلامية قسم القرآن الکریم وعلومه، مالیزیا، العام الجامعی 1436هـ - 2015م، ص 57
- ¹⁰ ایضاً، ص 59
- ¹¹ سخاوی، علم الدین علی بن محمد، جمال القراء وکمال الاقراء، تحقیق مروان العطیة، محسن خرابة، دار المامون للتراث دمشق، 1997، ص 37
- ¹² ابن جزی، ابوالقاسم محمد بن احمد الکلبی الفرناطی، تفسیر ابن جزی، شرسة دار الارقم بیروت، 1416، 1/11
- ¹³ ایضاً، 1/10